سلام امام حسینؑ

سید ذوالفقار باقر

شعور و فکرِ بشر کو جگا رہے ہیں حسین — تمیز کذب و صداقت بتا رہے ہیں حسین

جو حق سے وعدہ کیا تھا نبھا رہے ہیں حسین — وہ دیکھو صحرا میں بستی بسا رہے ہیں حسین

میں گھر سے نکلا ہوں اصلاحِ امت جد کو — یہ بار بار سبھی کو جتا رہے ہیں حسین

سبب مدینے کی حرمت کا ہے مدینے سے — دیارِ کرب و بلا میں جو جا رہے ہیں حسین

ہر اک نبی کو جہاں مشکلوں نے گھیرا تھا — اسی زمین کو جنت بنا رہے ہیں حسین

ہے کون ظلم کا بانی زمانہ دیکھ تو لے — نقاب چہرے سے اس کے ہٹا رہے ہیں حسین

وہ جس نے باگھ پہ گھوڑے کی ہاتھ ڈالا تھا — اسے کلیجے سے اپنے لگا رہے ہیں حسین

جبیں پہ باندھ کے رومالِ فاطمہ زہرا — اب حر کو خلد کا افسر بنا رہے ہیں حسین

جسے بھی جانا ہو جائے مری اجازت ہے — چراغ خیمہ کا کہکر بجھا رہے ہیں حسین

خزاں نا آئے گی اس پر کسی زمانے میں — لہو سے گلشنِ دیں کو سجا رہے ہیں حسین

شہید ہوگئے انصار و اقرباء سارے — زمین پہ بیٹھ کے آنسو بہا رہے ہیں حسین

سسک کے رہ گئی کرب و بلا میں تنہائی — جوان بیٹے کا لاشہ اٹھا رہے ہیں حسین

جو ایک پھول تھا ننھا سا وہ بھی کملایا — اسے زمین کے اندر چھپا رہے ہیں حسین

ہیں چور زخموں سے وقتِ اخیر ہے لیکن
سر اپنا سجدہ حق میں جھکا رہے ہیں حسین

جنھیں گمان تھا ہم نے شہید کر ڈالا
انھیں کو نیزے سے قرآں سنا رہے ہیں حسین

بچھاؤ فرشِ عزا گھر کو مثلِ خلد کرو
وہ آرہا ہے محرم وہ آرہے ہیں حسین

اے کاش جون ہی باقر کو یہ خبر کردے
تجھے بھی اپنا سخنور بتا رہے ہیں حسین